افغانستان میں ایک نئی لہر اٹھ رہی ہے اور خود شمالی اتحاد کے بعض کمانڈر اور بعض دوسرے گروہ بھی امریکیوں کے خلاف کھلم کھلا اظہار نفرت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ افغانستان میں ترقی وتعمیر کا خوشنما سبز باغ بھی ابھی تک عملی طور پر نظر نہیں آرہا اور وہاں کی بگڑتی ہوئی سیاسی صورتحال اور کٹھ پتلی انتظامیہ کی ناکامیوں کے باعث مستقبل قریب میں بھی ترقی وتعمیر کے کوئی بھی امکان دکھائی نہیں دے رہا۔ اسی طرح حکومت بھی شدید داخلی انتشار کا شکار ہے اور پھر حامد کرزئی کی ذاتی حیثیت تو کابل شہر کے ایک میئر سے بھی کمتر ہے اور حقیقت میں اسے شمالی اتحاد نے یرغمال بنایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف متحارب دھڑے بھی آپس میں مشت وگریبان ہیں جس کی خبریں میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر تسلسل سے آرہی ہیں اور بحمد للہ تحریک طالبان کے قائد ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے بھی اپنی موجودگی کا بھرپور انداز میں احساس دلا دیا ہے۔ جس سے قندہار کی انتظامیہ' عبوری حکومت اور خصوصاً امریکہ پر لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ افغانستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی' لوٹ مار' رہزنی' ڈکیتی' طوائف الملوکی اور انتشار وافتراق سے بھی لوگ تنگ آ گئے ہیں اور وہ دوبارہ طالبان طالبان پکارنے شروع ہو گئے ہیں کیونکہ طالبان کے دور میں افغانستان میں مثالی امن قائم تھا اور یہی امن وسلامتی اور اسلامی ریاست امریکہ اور عالم کفر کی نگاہوں میں کھٹکتی تھی جس کیلئے امریکہ اور اسکے اتحادیوں نے یہ سارا ڈرامہ رچایا اور آج افغانستان میں پھر جنگل کا قانون نافذ ہے۔ طالبان اور القاعدہ کی یہ بھرپور واپسی ایک نئی صبح کی نوید اور ایک خوش آئند تبدیلی ہے۔ امت مسلمہ کی ہمدردیاں اور دعائیں ان سرفروشوں کے ساتھ ہیں۔

اسرائیلی مظالم اور فلسطینی مجاہدوں کی مثالی سرفروشانہ کاروائیاں

سرزمین فلسطین پر اسرائیلی ظالم حکومت اور وہاں کے معصوم ومظلوم فلسطینی دونوں ہی اپنی اپنی ایک انوکھی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ اسرائیل نے تو ظلم وستم کے تمام ہنر مظلوم فلسطینیوں پر آزما لئے ہیں۔ لیکن الحمد للہ ان فلسطینیوں کی جاری تحریک آزادی کو وہ دبا نہ سکا اور جواب میں فلسطینی عوام نے اپنی جانوں پر کھیل کر اسرائیل کا ناطقہ بند کر دیا ہے اور آئے روز اسرائیل کو خودکش حملوں کے نتیجے میں لاشوں اور زخمیوں کے تحفے مل رہے ہیں اور اسرائیلی عوام وانتظامیہ اس صورتحال سے انتہائی سراسیمہ ہے اور وہ اب اپنی حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ اب مزید فلسطینیوں پر مظالم کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔

اس سے ایک بار پھر جہاد کی اہمیت اور فضیلت ثابت ہو گئی ہے کہ مذاکرات ایسے مسائل کا حل نہیں' کیونکہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے اور اگر یاسر عرفات مصلحت کوشی اختیار نہ کرتے تو اب تک اس جہاد کے ذریعے فلسطین آزاد ہو چکا ہوتا۔ انشاء اللہ ہمیں پورا یقین ہے کہ ان عظیم مجاہدوں کے یہ کارنامے اور خون کے نذرانے ضرور رنگ لائیں گے اور آزادی کا سورج بہت جلد القدس کے گنبد پر طلوع ہوگا۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے　　یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے